صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 23 فروری 2010ء بمطابق 8 ربیع الاول 1431 ہجری سہ پہر چار بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لِمَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ شَہِیۡدٌ عَلٰی مَا تَعۡمَلُوۡنَO قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا وَّ اَنۡتُمۡ شُہَدَآءُ ؕ وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَO یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِیۡعُوۡا فَرِیۡقًا مِّنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ یَرُدُّوۡکُمۡ بَعۡدَ اِیۡمَانِکُمۡ کٰفِرِیۡنَO وَ کَیۡفَ تَکۡفُرُوۡنَ وَ اَنۡتُمۡ تُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتُ اللّٰہِ وَ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلُہٗ ؕ وَ مَنۡ یَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ ہُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ۔

(ترجمہ): کہو کہ اہل کتاب، تم خدا کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو اور خدا تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ کہو کہ اہل کتاب، تم مومنوں کو خدا کے رستے سے کیوں روکتے ہو اور باوجود یہ کہ تم اس سے واقف ہو، اس میں کجی نکالتے ہو اور خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ مومنو! اگر تم اہل کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لو گے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے اور تم کیونکر کفر کرو گے جبکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کے پیغمبر موجود ہیں اور جس نے خدا (کی ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑ لیا، وہ سیدھے رستے لگ گیا۔ و آخِرُ الدَّعوَانا أنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جذاکم اللہ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: After 'Questions Hour', after 'Questions Hour'.

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، د عتیق الرحمان ایم پی اے صاحب ورور ئے قتل کړے دے۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے پتہ ہے، مجھے معلوم ہے، ہماری ان کے ساتھ ہمدردی ہے۔ 'کوئسچنز آور' کے بعد ہم دعا بھی کریں گے، سب دعا کریں گے، اس کے بعد ہم پوائنٹ آف آرڈر پہ دے دیتے ہیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نگہت بی بی۔

حیات آباد پشاور میں معزز رکن اسمبلی کے بھائی کی مبینہ پولیس مقابلہ میں ہلاکت

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، آج کے اخبار میں سب لوگوں نے یہ پڑھا ہو گا کہ سابق صوبائی وزیر اور ہمارے موجودہ ایم پی اے، عتیق الرحمان کے بھائی ظفر صاحب کے قتل کو غلط رنگ دیا گیا ہے کہ وہ پولیس مقابلے میں مارا گیا ہے حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔ اگر وہ پولیس سے مقابلہ کرنا ہی چاہتا تھا تو مجھے یہ بتایا جائے، کیونکہ یہ پولیس حکام جو ہیں، آج کل ان کے ساتھ ہماری دلی ہمدردی ہے، کیونکہ یہ قربانیاں دے رہے ہیں، یہ اس صوبے کیلئے اپنی قربانیاں دے رہے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، ایک نوجوان جب جاتا ہے اپنی گاڑی میں، تو اس کو فائر کر کے، اگر وہ ملزم ہے یا اگر اس نے کوئی گناہ کیا ہے، ہم مان لیتے ہیں کہ وہ ملزم تھا یا وہ گنہگار تھا تو اس کی ٹانگ پر فائر کر کے اس کو گرفتار کیا جا سکتا تھا بجائے اس کے کہ اس کے سر پر تین گولیاں مار کے اس کو مار دیا گیا۔ جناب عالیٰ، پولیس کی یہ سراسر دہشت گردی ہے اور یہ ہمارے خلاف، ایم پی ایز کے خلاف، ان کے رشتہ داروں کے خلاف، جس کو بھی مار دیتے ہیں، وہ کہہ دیتے ہیں کہ جی یہ تو دہشتگرد تھا، یہ تو ملزم تھا، یہ تو ہمیں چاہیئے تھا، تو جناب سپیکر صاحب، ہم آپ کی وساطت سے پولیس ڈیپارٹمنٹ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ خدا کیلئے ہماری آپ کے ساتھ ہمدردی ہے

ہم آپ کیلئے دعا گو ہیں کیونکہ آپ صوبے کی حفاظت کر رہے ہیں لیکن پولیس جو ہے تو وہ اتنی زیادہ جو ہے، تو اس میں پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہیں، کچھ ایسے بدمعاش اور دہشتگرد بھی پولیس میں ہیں جو کہ عوام کو بے وجہ اور بلاوجہ نقصان دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آئی جی پی صاحب کو آپ کی وساطت سے ہم لوگ یہاں سے یہ Convey کرنا چاہتے ہیں کہ اگر پولیس اپنی یہ بدمعاشی اور یہ دہشتگردی عام لوگوں کے خلاف، پرامن لوگوں کے خلاف نہیں روکے گی تو ہم بھی ان کے خلاف پھر اٹھ کھڑے ہوں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: تھینک یو۔ سر۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے روایت کے برعکس ہمیں موقع دیا۔ یہ واقعہ ہی ایسا ہوا ہے کہ جو بھی سنے تو اس کو یقیناً نہ صرف افسوس ہوگا بلکہ جس طریقے سے ایک پچیس سال کے نوجوان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا اور ٹی وی پہ اس کو کبھی ڈاکو کہا گیا، کبھی رہزن کہا گیا، تو میں سمجھتا ہوں سر، کہ یہ آج ہمارے ایک ایم پی اے کے ساتھ نہیں، کل کو اللہ نہ کرے کسی اور کے ساتھ ہو اور سر، میں گورنمنٹ سے بھی یہ اپیل کروں گا کہ بجائے اس کے کہ ہم، ہمیشہ جب پولیس کی بات آئی یا Law Enforcing Agency کی بات آئی کہ وہ قربانیاں دے رہے ہیں تو سر، عام آدمی بھی قربانیاں دے رہے ہیں اور وہ اس چیز کی قربانیاں دے رہے ہیں کہ جب Policy reversal ہوئی تھی، اس میں ان عوام کا کوئی دوش نہیں تھا لیکن سر، جن حالات میں ہم گھرے ہوئے ہیں، اگر ان کو Moral booster کی ضرورت ہوئی ہے تو ہم نے ان کے مورال بھی بلند کئے ہیں، اگر بجٹ میں تقریریں ہوئی ہیں تو ان کے حق میں بھی ہوئی ہیں، یہاں تک کہ اگر ان کی ڈیمانڈ فار گرانٹ آئی ہے تو اس پر بھی ہم نے ساری ڈیمانڈز اس وجہ سے Withdraw کی ہیں کہ جس Cause کیلئے وہ لڑ رہے ہیں لیکن سر، اس کو اس تناظر میں نہ دیکھا جائے کہ ہم نے ان کو License to kill دیا ہوا ہے۔ ایک سابق رکن اسمبلی بھی تھے، ان کے والد صاحب سابق صوبائی وزیر بھی تھے، ان کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا، ہم سمجھیں گے کہ چلو ہمارے جو Colleague ہیں، عتیق الرحمان خان، وہاں پہ چونکہ گورنمنٹ کی رٹ نہیں ہے، پشتونوں کا علاقہ ہے سر، جب گورنمنٹ کی رٹ بحال ہو گی یا جو پشتونوں کا جو طریقہ کار ہوگا، ایک ٹائم اللہ اس کو دے گا کہ وہ اپنا بدلہ جو پشتو میں بدل کہتے ہیں، لے لیگا لیکن سر، اگر ہم اپنے Colleague کو آج اس وجہ سے چھوڑ دیں کہ ہماری پولیس حالت جنگ میں ہے، ہماری Law Enforcing حالت جنگ میں ہے تو کیا سر، کبھی عتیق الرحمان صاحب کے رشتے داروں کے ساتھ یہ

واقعہ پیش آئے اور کبھی ایک نوجوان کو جو کہ بیس پچیس سال کا ہو گا اور اس کو اس طریقے سے مار کر پھینک دیا جاتا ہے؟ سر، میں یہ ڈیمانڈ کروں گا کیونکہ باقی اراکین اسمبلی بھی اس پہ بولنا چاہیں گے کہ اس کی جوڈیشل انکوائری ہونی چاہیئے۔ (تالیاں) سر، بلکہ پورا ہاؤس یہ ڈیمانڈ کرتا ہے کہ جوڈیشل انکوائری کے بعد اگر جو بھی قصوروار ہے تو اس کے خلاف ایکشن ہونا چاہیئے اور اس سے ہم ایک انچ بھی انشاء اللہ پیچھے نہیں ہٹیں گے اور میری یہ درخواست ہو گی کہ جتنے بھی پارلیمانی گروپس یہاں موجود ہیں، ہماری تو اپنی پارٹی کا تھا، اس کو زیادہ موقع دیا جائے کیونکہ ہمارا اس کے ساتھ تعلق زیادہ ہے اور باقی بھی وہ اس ہاؤس کا حصہ ہے کہ آج آپ ہمیں اس میں Allow کریں کہ ہم اور گورنمنٹ ہمارے ساتھ فلور آف دی ہاؤس پہ یہ عہد کرے کہ اس کے خلاف جوڈیشل انکوائری کنڈکٹ کی جائے گی اور جو بھی اس میں قصوروار ہے تو ان کو سزا دی جائے گی، شکریہ سر۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سکندر شیرپاؤ صاحب۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ:</u> ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، دا بله ورځ چه کومه واقعه د شپے وخت کبنے شوے ده، یوه ډیره افسوسناکه واقعه ده او جناب سپیکر، د کافی مودے نه دا یو شے Built کیدو لګیا وو، ټهیک ده، مونږ ته د هغے احساس شته چه زمونږ Law Enforcing Agencies هم د ډیرو سختو حالاتو نه تیرېږی لګیا دی خو څه مودے نه بالکل هغوی ته داسے یو کهلاؤ چهټی ملاؤ شوے ده چه هغوی نه د قانون هغه شانتے خیال ساتی، نه د نور څه خیال ساتی او لګیا دی یو بالکل کهلاؤ لاس ورته ملاؤ شوے دے چه د هغے نتیجه دا را اووتله جناب سپیکر، چه بله ورځ زمونږ د اسمبلئ د یو غړی، عتیق خان ورور راتلو چه هغوی سره دا یوه ډیره افسوسناکه واقعه اوشوه او هغوی بے دردئ سره اوویشتلے شو۔ زما به دا خواست وی جناب سپیکر، چه په دے باندے ایکشن اغستل ضروری دی ځکه که دا دلته کبنے مونږه او نه درولو نو دا خبره به بیا نوره ډیره مخکښے ځی او سبا به دا بل چا سره هم کیږی، سبا د وزیرانو سره هم داسے قسمه حالات پیش کیدے شی، نو زما به دا خواست وی چه د دے جوډیشل انکوائری پکار ده (تالیاں) او چه کوم حقیقت دے، هغه دے خلقو ته رامخامخ کړے شی او دا کومه یوه ستوری د یو دغه په ذریعه په

اخبار اتو کښے يو خاص حلقے خپل يو خبر رامخامخ کړے دے ، هغه خبر نه دے صحيح، اصلی حقيقت چه دے او هغه صرف زمونږه يقين به په جوډيشل انکوائری باندے کيږی۔ جناب سپيکر! د هغے نه کم چه دے ، هيڅ قسمه به مونږ د دغه نه کوؤ او زما به داخواست وی چه حکومت نن د دے د پاره د جوډيشل انکوائرئ اعلان اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ شکريه، جناب سپيکر۔ لکه څه رنګه چه معزز اراکين اسمبلی اوفرمائيل سر، ډير لوئے ظلم شوے دے او په حيات آباد کښے شوے دے ، بل ځائے کښے نه دے شوے ، نن لا چاليسواں نه ده پوره او دا يو ځوئے ئے داسے بے دردئ سره قتل شو نو څه رنګه چه دا نور معزز اراکين اسمبلی وائی نو زهٔ هم دا وايم چه په دے باندے باقاعده جوډيشل انکوئری پکار ده او زهٔ د ټريژری بنچز نه دا اميد لرم چه هغه به نن په فلور باندے واضح دا اعلان کوی چه د دے به جوډيشل انکوائری کيږی۔ شکريه، جناب سپيکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندرلودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ ایک بہت ہی دکھی واقعہ ہے۔ عتیق الرحمان خان ہماراSittingایم پی اے ہے اور ہمارے چھوٹے بھائیوں کے طرح ہے، کچھ عرصہ پہلے اس کا باپ قتل کر دیا گیا، وہ شہید ہوئے، اخباروں میں آیا کہ دہشتگردوں نے اسے مارا، آج یہ سمجھ نہیں آتی کہ پولیس والوں نے اس کے بیس پچیس سال کے بیٹے کو کیوں مار دیا؟ یہ بات سمجھ نہیں آتی، میری سمجھ سے یہ چیز باہر ہے کہ ایک طرف تو دہشتگرد انہیں مار رہے ہیں اور دوسری طرف وہ جوان بچہ حیات آباد میں ہے، کہیں غیر ایریا میں نہیں ہے، غیر علاقہ میں نہیں ہے کہ شک میں مارا گیا ہے، حیات آباد اور پشاور کے دل میں اس کو مارا جاتا ہے تو یہ انتہائی افسوسناک بات ہے اور اس کے ساتھ جیسے میرے دوسرے بھائیوں نے کہا، میری بہن نگہت اورکزئی نے کہا کہ اس کی جوڈیشل انکوائری کرائی جائے اور جب تک یہ نہیں ہو گی تو یہ بڑی بیتابی اور بڑی Unconscious سی بات رہے گی، اس میں کوئی انصاف والی بات نظر نہیں آئے گی تو ہر کوئی بے چین رہے گا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے، کیوں ایم پی اے مارے جا رہے ہیں اور کیوں ان کے رشتہ دار مارے جا رہے ہیں ؟ اسلئے میری درخواست ہو گی کہ اس کی جوڈیشل انکوائری کرائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے تو وہ کم ہے اور جس طرح دوسرے ممبران صاحبان نے جوڈیشل انکوائری کی درخواست کی ہے تو میں بھی ان کی تائید کرتا ہوں تاکہ آئندہ بے گناہ لوگ نہ مارے جائیں۔ دہشتگردی سے تو لوگ مارے جارہے ہیں لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ایک ایم پی اے کے بھائی کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا تو اس کی انکوائری کی جائے تاکہ آئندہ لوگ اس طرح کے واقعات سے بچ سکیں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب، میں ایک اور درخواست آپ کے توسط سے یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن کے کوئی بتیس پولیس کانسٹیبلان پلاٹون نمبر 38 سے ایلیٹ فورس این ڈبلیو ایف پی کے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بارے میں بعد میں بات کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بعد میں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بعد میں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے جی، میں اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور یہ میں بعد میں انشاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جس طرح میرے بھائیوں نے کہا، واقعی یہ ایک سنگین واقعہ ہے اور ہمارے اسمبلی کے ممبر کے چھوٹے بھائی کو حیات آباد جیسے شہر میں، میں کہوں گا اس کو وہاں سر پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا، اس سے پہلے ان کے والد کو بھی شہید کیا گیا تھا، اسلئے جناب سپیکر، انہوں نے جو ڈیمانڈ کی ہے، میں اس کی پرزور حمایت کرتا ہوں کہ اس کی جوڈیشل انکوائری کی جائے اور اس کیلئے کوئی ٹائم مقرر کیا جائے کہ Within fifteen days inquiry مکمل ہو اور جو بھی اس میں سزاوار ہو تو اس کو واقعی سزا دی جائے۔ ہاں چاہیئے تو یہ تھا کہ ہم ابھی سے ایف آئی آر کا مطالبہ کرتے کہ جن لوگوں نے ان کو مارا ہے، ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے لیکن جناب سپیکر، دوسری طرف پولیس کا بھی Version ہے تو بہتر ہوگا کہ حکومت اس کی جوڈیشل انکوائری کرائے اور پندرہ دن کے اندر اندر اس کی رپورٹ کے مطابق مزید کارروائی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عطیف الرحمان۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا کوم واقعات چه زمونږ د عتیق الرحمان، ایم پی اے صاحب د ورور سره شوی دی، زۂ د دے په شدید الفاظو کښے مذمت کومه او دا یوه ډیره Fashionable area ده، حیات آباد غوندے ایریا کښے چه داسے کار کیږی، هلته کښے ټول Educated خلق دی، زما دا یقین دے، لکه چه څنګه زمونږ نورو ورونړو خبره اوکړه چه د دے د جوډیشل انکوائری اوکړے شی، نو زمونږ هم دا خواست دے، درخواست هم دے، د دغے نه مخکښے یوه واقعه مونږ سره شوے وه او پولیس خپله انکوائری کړے وه، هغوی خپله انکوائری کښے خپل کسان بیا مبرا کړی وو، زما دا خواست دے چه یره دا جوډیشل انکوائری مقرر شی او په پنځلسو ورځو کښے دننه دننه، څنګه چه عبدالاکبر خان اووئیل، پکار دا ده چه دے اسمبلئ ته رپورټ راشی او څوک چه قصور وار وی نو پکار ده چه سخته نه سخته سزا ورله ورکړے شی چه آئنده داسے کار بیا څوک نه کوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه۔ مسټر ارشد عبد اللہ صاحب، جناب منسټر، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ د ټولو نه مخکښے د ګورنمنټ په Behalf باندے، د وزیر اعلیٰ صاحب په Behalf باندے مونږه په ډیر شدید الفاظو سره د دے واقعے مذمت کوؤ او دا Ensure کول غواړم دے هاؤس ته چه په دے باندے وزیر اعلیٰ صاحب ډیر سیریس او ډیر Strict ایکشن اغستے دے۔ دے وخته پورے خو دا انکوائری چه کومه ده، کمشنر پشاور ته حواله شوے وه خو چونکه اوس ډیمانډ د ټول هاؤس نه راغے نو بالکل جی انشاء اللہ دا جوډیشل انکوائری به وی (تالیاں) او وخت، ټائم، دا به چونکه جوډیشل انکوائری کیږی، چیف جسٹس پشاور هائیکورټ ته به وزیر اعلیٰ صاحب خط لیکی نو په هغے کښے به مونږه خیر دے دا ریکویسټ هم د اسمبلئ د اړخ نه واچوؤ چه Within fifteen days ئے اوکړی، نو بالکل دا ډیمانډ مونږه منظوروؤ او پکار ده او دوئ په حقه دی بالکل۔ (تالیاں) چه بیا څه Recommendations راغلل نو تاسو به انشاء اللہ اوګورئ، که مونږه پولیس ته مکمل اختیار ورکوؤ، پولیس ته مونږه اربونو روپئ فنډز ورکوؤ خو دا اختیار

ئے نشته چه يو معصوم انسان باندے لاس اوچت کړی او پاتے لا ويشتل، بيا دومره معزز خاندان کښے چه هغه په دے لنډو ورځو کښے دوه اموات اوشو په يو کور کښے نو زمونږه هغه کورنۍ سره پوره همدردی ده او انشاء الله د دے ايوان نه زۀ هغوی ته دا تسلی ورکوم چه پوره پوره خبره به تر سره کوؤ او تر آخر حده پورے به انشاء الله په ديکښے انصاف کوؤ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you very much. Now coming to Questions. Janab Muhammad Zahir Shah Sahib. Sorry, he is not present. Second Question, Janab Muhammad Zahir Shah Sahib, this Question is also lapsed. Next Question, Muhammad Zahir Shah Sahib, this Question is also lapsed. Mr. Muhammad Zahir Shah, this Question also pertains to Muhammad Zahir Shah and he is not present, it lapses. Next Question, Muhammad Zahir Shah Sahib, this Question is also lapsed. Malik Muhammad Qasim. Malik Qasim, please. Your Question number please, your Question number, please?

* 596۔ <u>ملک قاسم خان خٹک:</u> کیاوزیرورکس اینڈسروسزازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ تخت نصرتی (ضلع کرک) میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے سابق ضلع ناظم شریف خٹک کے دور میں آبنوشی کی سکیم منظور کی تھی جس کیلئے دوٹیوب ویل اور ایک Over Head Tank تعمیر کیاگیاتھا;

(ب) آیایہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم اتناعرصہ گزرنے کے باوجود بند پڑی ہے حالانکہ مذکورہ سکیم کیلئے بھرتی کیاگیاعملہ تنخواہ لے رہاہے;

(ج) آیایہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم کیلئے لگایاہوابجلی کاٹرانسفارمر چوری ہوچکاہے;

(د) اگر(الف)تا(ج)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:۔

(i) کروڑوں روپے سے تیارکی گئی آبنوشی سکیم بند ہونے کی وجوہات بتائی جائیں;

(ii) آیاحکومت آبنوشی سکیم بندش پرذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے;

(iii) آیاحکومت مذکورہ سکیم چالوکرنے کاارادہ رکھتی ہے تاکہ لوگ اس سے مستفید ہوسکیں؟

<u>جناب امیر حیدر خان(وزیراعلیٰ):</u> (جواب وزیرقانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سکیم کی تکمیل پر متعلقہ آپریشنل سٹاف بھرتی کیا گیا تھا لیکن کچھ مدت کے بعد اس سکیم سے متعلقہ دو عدد ٹرانسفارمر اور Rising Main کے کچھ پائپ چوری ہو گئے تھے اور ساتھ لوگوں نے پانی کی ٹینکی کو بھی نقصان پہنچایا تھا جس کی باقاعدہ ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی تاہم سکیم کو دوبارہ چالو کرنے کیلئے VDO کی Umbrella scheme میں متعلقہ سکیم کو Rehabilitation کی لاگت کا تخمینہ تقریباً 29 لاکھ روپے لگایا گیا ہے، جو کہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو منظوری کیلئے بھیجا گیا تھا تاہم محکمہ پی اینڈ ڈی نے متعلقہ امبریلہ پی سی ون واپس کیا ہے اور ہدایت کی کہ محکمہ پی ایچ ای وزیر اعلیٰ صاحب کی منظور شدہ سمری کی روشنی میں "صوبہ سرحد میں پرانے پائپ کی تبدیلی" کا امبریلہ پی سی ون بھی ساتھ ہی بنائے جو کہ تیاری کے مراحل میں ہے، اس دوسرے پی سی ون کی تیاری کے بعد دونوں پی سی ون محکمہ پی اینڈ ڈی کو مزید کارروائی کیلئے بھیجے جائیں گے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(i) ایضاً

(ii) محکمہ نے ضروری کارروائی کرتے ہوئے مذکورہ نقصانات کی ایف آئی آر درج کرائی تھی جس پر عدالت نے کارروائی کرتے ہوئے چند اشخاص کو جرمانہ کیا تھا چونکہ اس واقعہ میں کوئی سرکاری ملازم / اہلکار ملوث نہیں پایا گیا ہے، لہذا کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔

(iii) جیسا کہ جواب جز(ب) میں تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے جو نہی پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے سکیم کی منظوری ہو جائے گی تو فوراً مذکورہ سکیم پر ضروری عمل کر کے سکیم کو چالو کر دیا جائے گا۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please.

ملک قاسم خان خٹک: دا تخت نصرتی زمونږ په حلقه کښے یو لوئے بنار دے جی، د هغے نه غټ بنار نشته۔ 2002 نه دا ایک کروړ، چالیس لاکھ روپئ د اوبو په سکیم لګیدلے دی او تر اوسه پورے د اوبو نه خلق محرومه دی، ټینکئ ړ کوی۔ زهٔ دا وایم چه دوئ دا کوم جواب مونږ ته راکړے دے خو بهر کیف زهٔ ارشد عبدالله صاحب ته ریکویسټ کوم او امید دے چه هغه به زمونږ جواب کوی چه کله به زمونږ دے خلقو ته اوبه ملاؤ شی؟ دا کوئسچن ما د دے د پاره کړے دے ځکه چه دا خلق ډیر مایوس دی، محروم دی د ډیر وخت نه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Who will be، بشیر بلور صاحب، آپ دیں گے جواب یا۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): نہ، نہ دا، زموږ دغه دے جی، دا زموږ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔

وزیر قانون: جی، جی۔ جی دا د وزیر اعلیٰ صاحب ډیپارټمنټ دے جی، زهٔ به ئے جواب ورکوم۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: او جی د وزیر اعلیٰ صاحب ډیپارټمنټ دے۔ دے باندے جی د دے ایوان د کارروائی نه مخکښے ما دوئ د څان سره کښینولی وو او Concerned Officers هم موږه کښینول چه آخر تر څو ورځو کښے به دوئ د ننه دا اوکړی نو د گورنمنټ چیف انجینئر Concerned ما ته دا Assurance راکړو چه Within three months انشاء اللہ They will make it functional که خیر وی، نو دوئ Agree دی۔ دوئ خو ټائم کم غواړی خو بهر حال Possible نه ده نو ما دهٔ ته دا ریکویسټ کړے وو چه Within three months به انشاء اللہ درته دا روان کړی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Malik Qasim! you are satisfied from the answer of honorable Minister?

ملک قاسم خان خٹک: زهٔ Satisfied یم خو جی ارشد عبد اللہ خان ته دا خواست کوم چه په درے میاشتو کښے به زموږ کورونو ته اوبه اورسی؟

Mr. Deputy Speaker: Okay. Next Question. Malik Qasim Khan Khattak, please. Your Question number, please.

حاجی قلندر خان لودھی: ایک منٹ، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں نے فلور دیا ہے، اس کے بعد پھر آپ کی کوئی بات ہو تو کر لیں۔

Mr. Deputy Speaker: Malik Qasim Khan Khattak, Your Question number?

* 600۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2008-2007 کی ADP میں صوبہ بھر میں ایک ہزار پریشر پمپس لگانے کیلئے ایک سکیم شروع کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:۔

(i) ضلع کرک (پی ایف 40 اور 41) میں کل کتنے پریشر پمپس لگائے گئے تھے اور کہاں لگائے تھے؛

(ii) ہر پریشر پمپ پر کل کتنا خرچہ آیا تھا، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) آیا مذکورہ پریشر پمپس لگانے کیلئے ٹینڈر قومی اخبارات میں مشتہر کیا گیا تھا۔ اگر مشتہر کرائے گئے تھے تو متعلقہ اخبارات کی نقول فراہم کی جائے اور ایسے بے قاعدگیوں کے مرتکب ذمہ دار افسران کے خلاف حکومت تادیبی کارروائی کرنے کیلئے تیار ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ):</u> (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع کرک (پی ایف 40 اور 41) میں زیرے ADP میں صوبہ بھر میں ایک ہزار پریشر پمپس کے تحت کل 157 عدد پریشر پمپس لگائے گئے ہیں جو کہ حلقہ وار درج ذیل ہیں۔

(i) پی ایف 40 میں کل 48 اور پی ایف 41 میں کل 109 عدد پریشر پمپس لگائے گئے ہیں۔

(ii) پریشر پمپوں پر خرچہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

(iii) جی ہاں، مذکورہ پریشر پمپس لگانے کیلئے ٹینڈر قومی اخبارات میں مشتہر کیے گئے تھے، جہاں تک بے قاعدگیوں کا تعلق ہے تو اس زمرے میں ابھی تک کوئی بے قاعدگی نہیں پائی گئی جس پر ضروری کارروائی کی جاتی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Okay. Any supplementary question, please?
<u>Malik Qasim Khan Khattak:</u> No.
<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you very much. Next, Mohtarma Zarqa Bibi. Your Question number?

* 602۔ <u>محترمہ زرقا:</u> کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں اس وقت دو چیف انجینئرز تعینات ہیں اور دونوں ایک ہی نوعیت کے کام (یعنی بلڈنگز اور روڈز) کرتے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ایف۔ اچ۔ اے کے زیر نگرانی سڑکوں پر گینگ کا عملہ نہ ہونے کی وجہ سے سڑکوں کی حالت بہت خراب ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے یہ سڑکیں محکمہ کے ہر ضلعی ایکسیئن کے زیر نگرانی ہوتی تھیں جس کی وجہ سے سڑکوں کی حالت بہتر تھی اور ٹی۔اے / ڈی۔اے اور دیگر عملہ پر خرچہ بھی نہیں آتا تھا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(I) آیا بلڈنگز اور روڈز کیلئے ایک چیف انجینئر کافی نہیں جس کی وجہ سے خزانے پر بوجھ کم ہو جائے گا؛

(II) آیا حکومت سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت کیلئے عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ)</u>: (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں، دسمبر 2009 سے پہلے محکمہ ورکس اینڈ سروسز میں صوبائی سطح پر ایک چیف انجینئر کام کر رہا تھا جبکہ اس وقت محکمہ سی اینڈ ڈبلیو میں تین چیف انجینئرز تعینات ہیں۔

(1) چیف انجنییئر نارتھ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ برائے شمالی اضلاع

(2) چیف انجینئر سنٹر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ برائے پشاور اور جنوبی اضلاع

(3) چیف انجینئر سنٹرل ڈیزائن آفس (Central Design Office)

(ب) جی نہیں، ایف۔ایچ۔اے اپنے وسائل کے مطابق سڑکوں کی دیکھ بھال کرتا ہے اور سڑکوں کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ج) جی ہاں، یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ صوبہ سرحد میں سڑکوں کی کل لمبائی تقریباً 24600 کلو میٹر ہے جس میں ایف ایچ اے کے ساتھ 2000 کلو میٹر روڈ ہے جس کی نگرانی مقامی انجینئرز تسلی بخش طریقے سے کرتے ہیں اور صوبائی ممبران اسمبلی یہ سفارش کرتے ہیں کہ ان کی سڑکیں بھی ایف ایچ اے کے حوالے کی جائیں تاکہ ان کی دیکھ بھال صحیح طریقے سے ہو سکے۔

(ج) (i) جس طرح جز (الف) میں ذکر کیا گیا ہے، بلڈنگ اور روڈز کیلئے بندوبستی علاقوں میں بجائے ایک چیف انجینئر کے تین چیف انجینئر تعینات کئے گئے ہیں تاکہ محکمہ کی کارکردگی کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

(ii) ضلعی سڑکوں کی مرمت کیلئے گینگ کا عملہ موجود ہے جو کہ سڑکوں کی دیکھ بھال کرتا ہے جبکہ ایف ایچ اے کی سڑکوں کی مرمت ٹھیکیداروں کے ذریعے کی جاتی ہے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: سر! ایک منٹ، ایک منٹ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: چلو اس کے بعد پھر کر لیں گے۔ زرقا بی بی، محترمہ زرقا بی بی۔ Any supplementary question, please?

محترمہ زرقا: زما کوئسچن دا دے چه ما د دوئ نه تپوس کړے وو چه اول خو "آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں اس وقت دو چیف انجینئرز تعینات ہیں، دونوں ایک ہی نوعیت کے کام کرتے ہیں"، دوئ وئیلی دی چه نه، اول یو وو او اوس درے دی، نو دا په خزانه باندے بوجھ نه دے؟ بل کوئسچن زما دا دے چه آیا دوئ په چیف انجینئرز کښے خو اضافه اوکړه، آیا دا ضروری نه وه چه په ټیکنیکل سټاف او لیبرز کښے هم اضافه شوے وے؟ او بله خبره دا ده چه دوئ وائی چه د محکمے کارکردگی مزید بهتر کولو د پاره مونږه دے تعداد کښے اضافه کړے ده، آیا اول د محکمے کارکردگی صحیح نه وه؟ نو د دے د پاره زهٔ دا وایم چه یو کمیټی جوړه شی او هغے کښے د د دے جائزه واغستلے شی چه اوس خرچه څومره کیږی او اول څومره خرچه کیده؟ اول د دے کارکردگی څنګه وه او اوس د دے کارکردگی څنګه ده؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب پلیز۔

وزیر قانون: دا سے ده جی چه دا محکمه نن نه لس کاله مخکښے چه کومه وه نو هم په دیکښے درے چیف انجینئرز وو، لس کاله مخکښے او دا ډیره لویه محکمه وه او دا د یو چیف انجینئر چلولو کار نه دے، دا چه کله Devolution plan راغے، بد قسمتئ نه سی اینډ ډبلیو او ورسره بیا پبلک هیلتھ انجینئرنګ۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ساؤنڈ سسٹم میں تکنیکی خرابی کے باعث ایوان کی کارروائی رک گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔ جناب آنریبل منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب گلستان خان: جناب سپیکر! پوائنټ آف آرډر۔ جناب سپیکر، دا مائیک سسټم خو مخکښے هم خراب شوے وو نو بیا سپیکر صاحب، د دے د انکوائرئ د پاره یوه کمیټی هم جوړه کړے وه، زهٔ دا وایم سپیکر صاحب، چه هغے کمیټئ څه رائے ورکړه او د هغے کمیټئ په هغه رائے باندے څه اوشو؟

(اس مرحلہ پر جملہ صوتی آلات نے کام کرنا چھوڑ دیا)

غیر نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

500۔ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے برسراقتدار آتے ہی تبادلوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کررکھا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ غیر منتخب افراد کی سفارش پر سرکاری افسران اور ملازمین کو ہراساں کیا جا رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اب تک ضلع شانگلہ میں کتنے افسران اور اساتذہ کے تبادلے کئے گئے ہیں؛ ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی نہیں، محکمہ ہذا مقررہ طریقہ کار کے اندر رہتے ہوئے صرف اس صورت میں تبادلے کرتا ہے جہاں شدید ضرورت ہو۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) چونکہ (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں لہذا تفصیل ضروری نہیں۔

501۔<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں مورخہ 5 دسمبر 2008 کو درجہ چہارم کے سترہ اہلکاروں کے تقررنامے جاری کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ 15 دسمبر 2008 کو (ای ڈی او) نے ضلع شانگلہ کے عبدالقیوم ولد عمر رحیم اور فضل رازق ولد ظاہر جان کے تقررنامے منسوخ کئے جو کہ ریٹائرڈ ملازمین کے کوٹے میں ہوئے تھے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ان دو افراد کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔ اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ عبدالقیوم ولد عمر رحیم اور فضل رازق ولد ظاہر جان کے تقررنامے بعد میں اس وجہ سے منسوخ کئے گئے کہ ریٹائرڈ ملازمین کے 25% کوٹے میں مزید تقرری کی گنجائش اس وقت موجود نہیں تھی اور یہ تقررنامے غلطی سے جاری ہوئے تھے۔ مزید برآں فضل رازق ولد ظاہر جان نے پشاور ہائیکورٹ میں کیس دائر کیا ہے، عدالت نے تاحال فیصلہ نہیں کیا ہے، عدالتی فیصلے کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

(ج) جی ہاں، حکومت اس سلسلے میں قانونی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کارروائی کرے گی۔

502۔ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں گورنمنٹ ہائی سکول میرہ میں ایس ای ٹی سائنس ٹیچر، پی ایس ٹی اور ایچ ایم کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ آسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، گورنمنٹ ہائی سکول میرہ میں ایس ای ٹی سائنس اور ہیڈ ماسٹر کی آسامیاں خالی ہیں جبکہ پی ایس ٹی کی کوئی آسامی خالی نہیں ہے۔

(ب) محکمہ ہذا نے پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کو ہیڈ ماسٹرز اور ایس ای ٹی اساتذہ (سائنس / جنرل) کی ریکویزیشن دی ہے۔ پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد پہلے ہی مذکورہ آسامیاں مشتہر کر چکی ہے اور مذکورہ آسامیوں پر درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ 26 فروری 2009 تھی۔ ضروری کارروائی کے بعد انشاء اللہ بہت جلد تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

513۔ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ای۔ڈی۔او شانگلہ نے تمام قانونی تقاضے پورے کر کے مورخہ 22 جولائی 2008 کو درجہ چہارم کے تین ملازمین کے تقرر نامے جاری کئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ای۔ڈی۔او نے اس دن تقرر نامے اس وجہ سے کینسل کئے تھے کہ وزیر صاحب نے ان کی منسوخی کے احکامات دیئے تھے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے زور طلب خان نامی شخص کو مورخہ 30 جولائی 2008 کو وزیر صاحب کی ہدایت پر بحال کیا گیا اور باقی اشخاص کو وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم پر بحال کیا گیا۔ نیز مذکورہ افراد نے کئی مہینوں کی تنخواہیں بھی وصول کی تھیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ دو اشخاص ایاز علی اور انور سلیم کے تقرر نامے دوبارہ منسوخ کر کے دوسرے اشخاص عرفان علی اور بخت بلند کے تقرر نامے جاری کئے گئے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:۔

(i) پہلے سے لیے گئے دو اشخاص کے تقرر نامے کیوں منسوخ کیے گئے، وجوہات بیان کی جائیں، نیز تقرر نامے اور منسوخ نامے فراہم کئے جائیں:

(ii) مذکورہ لوگوں کی جگہ دوسرے افراد کے تقرر نامے کیوں جاری کئے گئے؛

(iii) آیا حکومت نکالے گئے غریب لوگوں کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ای ڈی او شانگلہ نے تمام قانونی تقاضے پورے کر کے مورخہ 21 جولائی 2008 کو درجہ چہارم کے تین ملازمین کے تقرر نامے جاری کیے تھے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ای۔ڈی۔او شانگلہ نے مذکورہ تقرر نامے مورخہ 22 جولائی 2008 کو وزیر تعلیم کی ہدایت پر منسوخ کیے تھے۔ منسوخی کے احکامات ایوان میں پیش کر دیئے گئے۔

(ج) جی ہاں، درست ہے۔ تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(د) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔ تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ہ) (i) مذکوہ تقرر نامے حکام بالا کی ہدایات پر منسوخ کئے گئے۔ تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) حکام بالا کی ہدایت پر جاری کئے گئے۔

(iii) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی نمبر 1 کے اجلاس منعقدہ مورخہ 27 مئی 2009 کے فیصلے کے مطابق ایاز علی ولد شہریار کو مورخہ 8 ستمبر 2009 کو بحیثیت لیبارٹری اٹینڈنٹ بھرتی کیا گیا ہے۔

515۔ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ضلع شانگلہ میں 2007-2006 اور 2008-2007 میں درجہ چہارم کے ملازمین کی تقرریاں کی ہیں؛

(ب) اگر جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تقرریاں کس کس کی سفارش پر کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) یہ تقرریاں کسی فرد کی سفارش پر نہیں بلکہ محکمانہ قوانین کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہیں۔ چونکہ جواب اثبات میں نہیں ہے، لہذا تفصیل کی ضرورت نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کی کارروائی نماز کے وقفہ کیلئے دس منٹ تک کیلئے معطل کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز کیلئے ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ نماز کے بعد بھی ساؤنڈ سسٹم ٹھیک نہیں ہو سکا)

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مائیک سسٹم ٹھیک نہیں ہے، لہذا اجلاس اب 25 فروری 2010 سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 25 فروری 2010ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)